سوال

تصویریں آویزاں کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گھروں یادوسری جگہوں میں تصویریں آویزاں کرنے کا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ب یہ تصویریں کسی انسان یادوسرے کسی جاندار کی ہوں توانہیں لٹکانا حرام ہے کیونکہ نبی ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا:

ع صورة إلا طمستها، ولا قبراً مشرفاً إلا سويته»

و بھی مجسمہ دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر اونچی دیکھو اسے برابر کردو''

ے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی موجود ہے کہ حضرت عائشہؓ نے صحن کے سامنے ایک پردہ لٹکایا۔ جس میں تصاویر تھیں۔ جب انہیں نبی ﷺ نے دیکھا تو کھینچ کر پردہ پھاڑ دیا آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور فرمایا: اے عائشہ!

ہذہ الصور یعذبون یوم القیامة، ویقال لهم أحيوا ما خلقتم»

مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اورانہیں کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اب اس میں جان بھی ڈالو''

اس حدیث کو مسلم اوراس کے علاوہ دوسروں نے بھی نکالا ہے

ان تصویروں کو بگاڑ ڈالا جائے یا آرام کرنے کے لیے تکیہ بنالیا جائے توپھر کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ ایک موقع پر جبریل کے آنے کا وعدہ تھا۔ جب جبریل آئے تواندر داخل ہونے سے رک گئے۔ نبی ﷺ جبریل نے جبریل سے پوچھا توانوں نے جواب دیا کہ اس گھر میں

کو نسائی نے اسناد جید سے نکالا ہے مذکور حدیث میں حدیث میں کتے کا ذکر ہے وہ حسن اور حسین کا پلا تھا جو گھر کے سامان کے نیچے تھا، نیزیہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة ولا كلب»

ر میں کوئی تصویر یا کتا ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیںہوتے''

فق علیہ ہے اور جبریل کا قصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بستر وغیرہ میں تصویر کا ہونا فرشتوں کو داخل ہونے سے نہیں روکتا۔ یہی بات حضرت عائشہ والی حدیث سے ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے مذکورہ پردہ کا تکیہ بنالیا تھا جس پر نبی ﷺ آرام فرماتے تھے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

جلد1

محدث فتویٰ